اولاد کے حقوق

الحمداللہ یہ ہماری ہفتہ وار عالم القرآن کورس کی مبارک نشست ہےاور ہماری خوش نصیبی ہے کہ یہ سالانہ مجلسِ ذکرِ سیدنا ابوالبیان شہبازِ طریقت ،پیرِ طریقت ،رہبرِ شریعت حضرت علامہ محمد سعید احمد مجددیؒ آپ کا یہ مبارک ذکر بھی ہے جو ہماری صاحبزادی محترمہ و مکرمہ مبلغہ فوزیہ فاروقی صاحبہ آپ ہر سال اسکا اہتمام کرتی ہیں اور آج خوشی ہے کہ ذکرِ ابوالبیانؒ کے ساتھ ہمارا یہ خوبصورت نظام سجا ہوا ہے۔اللہ والوں کے ذکر میں بڑی برکت ہے اللہ والوں کی یاد میں بڑی برکت ہے اللہ والے جہاں بھی بیٹھ جاتے ہیں اور جہاں بھی اُنکا ذکر چھیڑ جاتا ہے وہاں اللہ کی رحمتیں جھوم جھوم کر آتی ہیں تو بڑی سعادت کی بات ہے کہ آپ نے اسکا اہتمام ہماری کلاس کے ساتھ کر لیا اور خصوصی طور پر خود بھی اس میں شامل ہیں تو ہماری آج کی گفتگو قرآنِ پاک کے اس عظیم درس میں جو سورۃ بنی اسرائیل میں چل رہی ہے یہ ہمارا وہ خصوصی بزرگوں کا دیا ہوا فیض ہے جو الحمد وللہ گزشتہ کئی سالوں سے جاری ہے اور ہر جمعے کو یہ کلاس ہماری اب بڑی آب وتاب کے ساتھ گرمیاں ،سردیاں اور ہر موسم میں جاری رہتی ہے سوائے رامضان کے ،رمضان میں ہم اس کلاس کو موقوف کر دیتے ہیں کیونکہ دیگر مصروفیات اس میں ہوتی ہیں باقی الحمد وللہ پورے گیارہ ماہ یہ کلاس اپنی پوری برکتوں کے ساتھ ہمارے ساتھ رہتی ہے اللہ اسی طرح ہمیں رکھے(آمین)اللہ پاک توفیق دے۔

قرآن ایک بڑی عظیم کتاب ہےاور اللہ نے اسکو نازل ہی سمجھنے کے لئے کیا وہ کسی جگہ یوں ہوا نا کہ کچھ لوگ بلائے گئے مہمان بلائے گئے پڑھے لکھے لوگ تھے،educated لوگ تھے وہ جب آئے تو پوچھا گیا بلایا کیوں گیا ہے تو بولے میزبان کی طرف سے کچھ خاص معاملہ ہے کچھ کتابیں ہیں ہمارے پاس آپ چونکہ پڑھے لکھے لوگ ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ اُن کتابوں کا ذرا مطالعہ کریں اُنکا ابھی تھوڑی دیر میں وہ کتابیں آجاتی ہیں تو مہمان بیٹھ گئے کہ چلو بلایا گیا ہے تو کسی وجہ سے بلایا گیا ہوگا تو بیٹھ گئے کچھ وقت گزرا ،پھر اور گزرا ،اور گزرا تو خود اُنہوں نے پوچھا کہ آپ نے کہا تھا کتابیں آنی ہیں ہم انتظار کر رہے ہیں میزبان نے کہا کہ ابھی بس تھوڑا سا وقت اور ہے کتابیں ابھی آتی ہیں تھوڑا سا اور وقت گزر گیا یہاں تک کہ مہمان بے چین سے ہوئے یہاں تک کہ کتابیں آ گئی اور ہر ایک کو کتاب دے دی گئی اور کہا گیا اسکو تسلی سے ۱۰ منٹ مطالعہ کریں اور ہمارا آپکے ساتھ کوئی کام نہیں اسکا ذرا مطالعہ کر لیں تو اُنہوں نے وہ کتابیں کھولی تو وہ کتابیں بہت پرانی زبان سنسکرت اُس میں تھیں تو وہ اُنہوں نے جب وہ کھول کر پڑھی تو سنسکرت زبان بہت ہی پرانی ہے تو کچھ دیر وہ پکڑ کر بیٹھے رہے مہمان حالانکہ سارے پڑھے لکھے لوگ تھے لیکن دو سے تین منٹ میں سب نے وہ کتابیں واپس رکھ دی اور کہا کہ یہ آپ نے عجیب ہمارے ساتھ کیا ہے کہ یہ تو زبان ہم جانتے ہی نہیں اسکو کیسے پڑھیں اسکو اِدھر رکھ دیا مہمان نے جب یہ کہا تو میزبان نے بڑا خوبصورت جواب دیا اُس نے کہا محترم قرآن بھی تو ہم اتنے سالوں سے ایسے ہی پڑھ رہے ہیں قرآن بھی تو ہم اتنے سال ہو گئے اسی طرح پڑھ رہے ہیں کوئی بھی دنیا کا پڑھے لکھے سے پڑھا لکھا شخص بھی وہ language جو جانتا نہ ہو اُسے دو یا تین منٹ سے زیادہ دیکھ ہی نہیں سکتا اور اسکو وہ ضرور سائیڈ پہ رکھ دے گا کہ یہ میری زبان ہی نہیں ہے لہذا میں اسکو پڑھوں گا بھی تو سمجھ نہیں آنی تو وہ سائیڈ پہ رکھ دے گا۔لیکن آپ اندازہ کریں کہ قرآن کے ساتھ لوگ کیا کر رہے ہیں بالکل نہیں جانتے اسکو اور بالکل بھی نہیں جانتے اور مسلسل پڑھ رہے ہیں کیا یہ قرآن کے ساتھ ایک کھلا ہوا مذاق نہیں ،کیا یہ قرآن کے ساتھ کتنا بڑا مذاق نہیں کر رہے کتنے سال ہو گئے اور آپ اُسکو یوں ہی پڑھتے چلے جا رہے تو اُس میزبان نے جب یہ کہا تو مہمانوں نے کہا جی آپ نے ہماری آنکھیں کھول دی آپ نے درست کہا تو قرآن ایسے ہے ہی نہیں ،قرآن یوں ہے ہی نہیں آپ کو اگر الفاظ کا نہیں پتہ آپ کیوں پڑھ رہے ہیں اسے یا اُسکا پتہ کریں یا اُسکو بند کر دیں پھر یہ کہ مجھے ثواب ہو رہا ہے مجھے ثواب ہو رہا ہے مجھے کچھ مل رہا ہے ثواب ہو رہا ہے۔

یعنی تو چلو اسکی بھی میں ایک example دیتا ہوں خود ہی سمجھ لیجئے گا۔

مثال

ایک شخص نے بڑی خوبصورت کتاب لکھی ہو کوئی دنیا کا بڑا اچھا writer ہو بڑا اچھا مفکر آدمی ہو تو ایک شخص اُسکے پاس آئے اور کہے کہ میں نے یہ آپکی بک پڑھی ہے تو میں نے جو وہ پڑھی ہے نا تو اب آپ مجھے ہزار روپے دیں کیونکہ میں نے آپکی کتاب پڑھی ہے تو وہ کہے گا ٹھیک ہے ہزار روپے تو میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے ہزار روپے کیا چیز

ہے کوئی مسئلہ تو نہیں بس بتائیں تو صحیح میں نے اتنا اچھا اُس میں قلم استعمال کیا میں نے بڑی اچھی اُس میں فکر انگیز باتیں لکھی تو کیا پڑھا آپ نے اُس میں، مجھے بتائیں گے ہزار روپے لینے آئیں ہیں آپ تو مجھے کچھ بتائیں گے تو میں دے دیتا ہوں ہزار کیا چیز ہے اُس سے زیادہ دے دیتا ہوں لیکن آپ مجھے بتائیں کہ چیپٹر ۲ میں کیا ہے چیپٹر ۳ میں کیا بات لکھی ہے، چیپٹر ۴ میں ، چیپٹر ۵ میں مجھے کچھ تو بتائیں اور وہ کہے نہیں مجھے سمجھ چونکہ نہیں آئی لیکن آپ کی بک چونکہ پڑھی ہے لہذا ہزار روپے دیں اب آپ اپنے خود سوچ کر بتائیں کیا وہ دے گا کوئی دنیا دار بھی دے گا اُسے کہ میری کتاب آپ پڑھ کر آئے ہیں لیکن آپ کہہ رہے ہیں مجھے آتا کچھ نہیں اُس میں سے اور آپکو میں ہزار روپے کس چیز کا دوں تو مجھے آپ بتائیں کہ اللہ کس چیز کا ثواب دے گا۔ مجھے ثواب ہو رہا ہے، مجھے ثواب ہو رہا ہے تو یہ باقاعدہ سازش کے ساتھ اسکو پھیلایا گیا باقاعدہ سازش کی گئی اور باقاعدہ اسکو planeout کر کے مسلمانوں کے اندر اسکو ڈالا گیا ہے کہ یہ صرف پڑھتے رہیں اسکو۔ اس کتاب کے اندر کیا ہے یہ انہیں پتہ چل گیا تو یہ پوری دنیا سے کفر مٹا دیں گے یہ ختم کر دیں گے ہر شے انکو پتہ چل جائے گا کہ اصل میں زندگی کیا ہے، موت کیا ہے، اللہ، رسول کے معاملات کیا ہیں، کیسے اس دنیا میں رہنا ہے یہ لوگ جان گئے تو ہم تو گئے۔ انہیں بس ثواب پر لگا دو انہیں بس اتنا بتاؤ کہ اس سے ثواب ہو رہا ہے تو کیا ہم ایسا کر نہیں رہے بولو بھئی سارے اِدھر دھیان کرو کر رہے ہیں نا ہم ایسا ہی کر رہے ہیں نا تو خدارا اس پر سوچو، اس پیغام کو آگے پھیلاؤ کہ یوں نہیں ہے قرآن یوں نہیں ہے قرآن۔ بڑے بڑے اچھے قاری پڑھتے ہیں قرآن مطلب اُنکا لہجہ بڑا اچھا ہوتا ہے لکھا ہوا ہے قرآن میں ''اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ'' نماز قائم کرو اور قاری صاحب بس اُسے اچھے لہجے میں پڑھ رہے ہیں تو وہ اچھے لہجے میں پڑھنے سے کیا قائم ہو جاتی ہے بھئی وہ پڑھ رہے ہیں بس لفظوں کو پڑھنے سے، ایک حکیم سے آپ نسخہ لے کر آئے وہ ہیپاٹائٹس کا نسخہ ہے یا شوگر کا تو وہ نسخہ سامنے رکھیں اور اسکو پڑھتے جائیں اتنی سونف، اتنی الائچی اور اس میں اتنا جو ہے فلاں گرم مصالحہ، فلاں شے تو اسے پڑھتے چلے جائیں پڑھتے رہیں آپ کیا شوگر ٹھیک ہو جائے گی نہیں سمجھ آئی ابھی بھی شوگر ٹھیک نہیں ہوگی، ہیپاٹائٹس ٹھیک نہیں ہوگی اُس نسخے کو پڑھنے سے کچھ نہیں ہوگا اُس نسخے پر عمل کرنا ہوگا وہ چیزیں لانی پڑیں گی وہ سونف وہ الائچی وہ جو اُس نے لکھی ہیں وہ لا کر اُنکو ملانا ہوگا پھر اُسے کھانا ہوگا پھر ٹھیک ہوں گے تو یہ بہت بڑا دردِ دل ہے اللہ اسے سمجھنے کی توفیق دے اور آپ اس دردِ دل کو آگے پھیلایا کریں، بتایا کریں لوگوں کو کہ یہ کتنی عظیم کتاب ہے اور ہم اسکے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔

تو آیئے آج جس خوبصورت آیت سے ہماری گفتگو کا آغاز ہوگا اور جو خوبصورت آیت پڑھی جائے گی نوٹ کیجئے سورت بنی اسرائیل میں آیت نمبر ۳۱ سے ہماری گفتگو آج ہوگی۔

اللہ نے ارشاد فرمایا

سورۃ بنی اسرائیل آیت #۳۱

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ خَشۡیَۃَ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُہُمۡ وَ اِیَّاکُمۡ ؕ اِنَّ قَتۡلَہُمۡ کَانَ خِطۡاً کَبِیۡرًا O

ترجمہ:

اور غریبی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اُنکو اور تم کو ہم ہی روزی دینے والے ہیں۔ یقیناً اُن کا قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے

یہ آیتِ کریمہ جو آپکے سامنے پڑھی ہے پچھلے جمعے میں مجھے یاد ہے والدین کے حوالے سے گفتگو اور اُس سے پچھلے جمعے میں بھی شامل رہی ہے اور والدین کے حوالے سے بڑی تفصیل سے ہم نے گفتگو کی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اللہ بیلنس نہ کرتا والدین کی بات کی تھی تو اولاد کی بھی بنتی ہے تو پہلے والدین کے جو حقوق بیان کئے اور والدین کی گفتگو کی تو اب ساتھ ہی اللہ نے اولاد کی بات بھی کر دی تو اولاد کا یہاں ذکر کیا اور اولاد کے حوالے سے بات کی کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو غریبی کے ڈر سے۔ خطہ عرب جو تھا یہ سارے کا سارا بے آب و گیا خطہ ہے جہاں کئی سالوں میں بارش ہوتی تھی اور جب بارش ہوتی تو جو پانی آ کھٹا ہو جاتا وہاں باقاعدہ قبیلے آ کر، قافلے آ کر رکتے تھے اور جب تک پانی کا ایک قطرہ بھی باقی رہتا وہ وہاں بیٹھے رہتے تھے اور اِس پانی کو استعمال کرتے تھے تو چونکہ یہ سخت غریبی اور مفلسی کا معاملہ تھا اور لوگ مفلسی کے نیچے اتنے گڑھے ہوئے تھے اس معاشرے کے اندر کہ اپنا پیٹ پالنا مشکل تھا تو اولاد کو کون پالے مطلب اپنا پیٹ پالنا بھی مشکل تھا تو اولاد کو پالنا کہاں تھا تو لہذا یہ لوگ اپنی اولادوں کو قتل کر دیتے تھے بیٹے بیٹیوں کو، اور بیٹیوں کو تو قتل کرنا ایک عام سا ہی معاملہ تھا کیونکہ بیٹے پھر بھی کام آ جاتے کہیں نا کہیں اور بیٹی صرف ایک بوجھ کی طرح ہوتی تھی نہ وہ جنگ میں کام آ سکتی تھی اور نہ وہ کام کاج اور نہ ہی کوئی

روزی روٹی کا سلسلہ اور نہ ہی کوئی شکار وغیرہ لہذا بیٹی کو تو قتل کرنا ایک فخر کا سبب تھا اور خوشی سے بتاتے تھے کہ آج میں نے ایک اور قتل کر دیا ہے اور جو زیادہ کرتا تھا وہ زیادہ عزت دار بنتا تھا تو اُس عالم میں اللہ نے یہ آیت اُتاری کہ تم غریبی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کر رہے ہو یہ کیا کر رہے ہو ایسا نا کرو ہم روزی روٹی دینے والے ہیں تمہیں بھی اور اُنکو بھی تم دونوں کو روزی ہم دے رہے ہیں یہ ہمارا کام ہے لہذا روزی کا تعلق، رزق کا تعلق اولاد کے کم یا زیادہ ہونے سے نہیں ہے اولاد کم ہے رزق تھوڑا ہے نہیں یہ کوئی بات نہیں اولاد زیادہ ہے رزق کم ہو جائے گا یہ فضول بات ہے ایسا نہیں ہوتا رزق اللہ کے حوالے ہے اور اللہ فرما رہا ہے میں ہی دینے والا ہوں تم قتل کیوں کر رہے ہو اور ساتھ یہ بھی فرمایا بہت بڑا ظلم ہے یہ بہت بڑا گناہِ کبیر کر رہے ہو تو لہذا اولاد کے حقوق بیان کئے اولاد کی بات کی لہذا اس لیئے اچھی طرح سمجھنا چاہئے اچھی طرح جاننا چاہئے کہ اولاد اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور جن کو اولاد اللہ دے دیتا ہے اور جو صاحبِ اولاد ہوتے ہیں وہ بڑے عظیم لوگ ہیں اللہ کی بڑی نعمتوں والے ہیں اور اللہ نے اُن پر بڑا اکرم اور فضل کیا ہوا ہے جن کو اولاد یں عطا کی ہیں اور جن کو اللہ کل کو دینے والا ہے وہ بھی اس بات کو یاد رکھیں اور سمجھیں کہ اولاد بہت بڑی سعادت ہے لیکن اولاد جب مل جائے تو اسکے بعد ذمہ داری بھی بہت بڑی ہے آپ دیکھیں کہ آپ دکانداری کرتے ہیں تو وہ آٹھ گھنٹے ہے آپ اگر job کرتے ہیں تو وہ بھی کچھ گھنٹوں کے لئے ہے اور آپ عزیزوں، رشتے داروں سے ملنے جاتے ہیں تو تھوڑی دیر کے لئے جاتے ہیں دوستوں سے ملنے جاتے ہیں یا کسی جنازے پہ چلے گئے تو تھوڑی دیر کے لئے چلے گئے اولاد کی تربیت ۲۴ گھنٹے ہے پورا ہفتہ ہے، پورا مہینہ ہے اور پوری زندگی ہے یہ پوری زندگی کا معاملہ ہے تو پہلے یہ جانا جائے کہ میں بن کیا گیا ہوں میں ماں بن گئی ہوں میں باپ بن گیا ہون یہ بہت ہی بڑا اللہ کا مجھ پر فضل ہوا ہے لہذا اُس فضل کو سمجھا جائے کہ مجھ پر اللہ نے کتنی رحمت کی ہے کہ مجھے اولاد سے نوازا ہے۔ (اللہ اکبر)

اللہ کیوں اولاد دیتا ہے؟

٭ کیوں اللہ اولاد دیتا ہے اللہ اسلیئے تمہیں اولاد دیتا ہے کہ جو زندگی میں غلطیاں تم نے کی ہیں جو تم سے blunders ہوئے مثلاً تم صحیح پڑھ نہیں سکے، علم نہیں لے سکے، دین نہیں سیکھ سکے، اللہ والوں کی خدمت نہیں کر سکے، مال کو زیادہ نہیں کما سکے، کوئی عہدہ شہرت نہیں لے سکے اور تمہیں اب آخری عمر میں یا جب بندہ matureage میں داخل ہو جاتا ہے اُس وقت اُسکو ان سب چیزوں کا اچھی طرح اندازہ ہو جاتا ہے کہ میں نے پچھلی زندگی میں کیا کیا غلطیاں کی میں نہ کرتا تو آج میں کہاں ہوتا میں بھی پڑھ لیتا، میں بھی دین سیکھ لیتا، میں بھی محنت کر لیتا، میں جوانی میں جو کیا اُس وقت غلطیاں میں نے جو کیں میں وہ نہ کرتا تو آج میں کہاں ہوتا اور یہ جب سوچ آجاتی ہے تو اللہ ساتھ ہی اولاد دے دیتا ہے اولاد دے کر اللہ کہتا ہے لو تمہیں ایک fresh piece دیا اب جو تو نہیں بن سکا اسے بنا (سبحان اللہ)

بالکل ایک سادا کاغذ دے دیا خالی سلیٹ دے دی اب لکھ اس پر جو تو چاہتا ہے اور جو تو اپنی زندگی کے لئے نہیں کر سکا لکھا سکے لئے، اور تو پڑھ نہیں سکا اسے اتنا پڑھا کہ دنیا سلام کرے، تو دین نہیں سیکھ سکا اسے اتنا دین سیکھا کہ اللہ والا بن جائے تو کما نہیں سکا اتنا اسکو بہترین رزقِ حلال سیکھا کہ رج کر خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اتنا اسکو جو تو اپنی جوانی میں معاملات کرتا رہا اور جو تو غلطیاں کرتا رہا تو اسکو اتنی پاک جوانی دینا کہ نبیوں کی عبادت کے برابر درجہ پہنچ جائے۔ تو وہ دیا تجھے اسلیئے اور اسلیئے تجھے صاحبِ اولاد کیا جاتا ہے کہ تو اپنی زندگی کی غلطیاں ان سے نہ ہونے دے تو پہلے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ مجھے صاحبِ اولاد کیوں کیا جا رہا ہے اور پہلے تو بڑا شوق ہوتا ہے اولاد کا اور اسکے لئے کیا جناب وظیفے پڑھو جی اسکے بعد ڈاکٹروں سے دوائیاں لو، حکیموں سے دوائیاں لو، فلاں ٹیکہ لگوائیں، فلاں انجکشن لگوائیں مجھے اولاد چاہئے اولاد چاہئے اور جب وہ مل جاتی ہے اُسکے بعد وہ چوکوں میں ذلیل ہو رہی ہے گھر میں ذلیل و خوار ہو رہی ہے کوئی پوچھنے والا نہیں اسلیئے اولاد دی تھی اسلیئے تجھے ماں اور باپ بنایا گیا تھا کہ آج تو اپنی اولاد کے لئے دو منٹ نہیں نکال سکتا۔ اب جناب دوسری طرف سے آئیں پہلے اللہ نے تمہیں بتایا کہ تم نے اُف بھی نہیں کرنا یہی پڑھا تھا نا سارے بولو اُف بھی نہیں کرنا، پروں کو نیچے رکھو، عاجزی سے بیٹھو، جھڑکنا نہیں ہے، اونچی آواز سے بات نہیں کرنی، ان کے لئے دعا مانگو کہ جس طرح یہ میرے رب بنے اسی طرح مولا تو بھی ان پر رحم کر دے۔ اتنی دعائیں سیکھائی اب جناب ماں باپ کی طرف سے بھی اللہ آیا ہے اب تم بھی ذرا سیدھے ہو جاؤ کہ تم نے اولاد کے ساتھ کیا کرنا ہے نِرا اولاد کو ہی نہ نا ہر طرف سے دباتے رہو اور اسکے اوپر رعب رکھ کر بیٹھے رہو اور ڈکٹیٹر بن کر اور جلاد بن کر میں باپ، میں ماں اور انہیں بلیک میل کرتے رہو اور اپنے اس عہدے کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے وہو تو یہ ہم نہیں کرنے دیں گے جناب اب دوسری طرف سے آرہا ہوں اب پورا دھیان دو تم ایک بچے کے باپ ہو تم ایک بچی کی ماں ہو تمہیں پورا دھیان رکھنا ہے میری اس قیمتی دولت کا ہم نے جو تمہیں دی ہے پورا دھیان رکھنا ہے۔

آقاعلیہ ﷺ نے فرمایا

ترجمہ ’’.تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اس سے پوچھا جائے گا سکی رعایا کے بارے میں‘‘۔

تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور جو اس سے نیچے ہے اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا تم نے اسکے ساتھ کیا کیا شوق تو تمہیں بڑا ہے باپ بننے کا، ماں بننے کا اب اسکی ذمہ داریاں دیکھو وہ کتنی بڑی ہیں تو قرآن کہہ رہا ہے میں نے تمہیں جو تمہیں نعمتیں دی ہیں اُسے ضائع نہ کرو (اللہ اکبر)

لہذا اولاد کے لئے بہت بڑے معاملات ہیں اور حضورعلیہ ﷺ کی حدیثیں، قرآن میں اللہ نے جگہ جگہ ذکر تو کیا ہے ایک آیت سامنے ہے ہمارے اور باقی آیات اور بھی ہیں حضورعلیہ ﷺ کی ایک حدیث ہے ایسی ہے میں چاہتا ہوں کہ ہر شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت اسے تسبیح کی طرح پڑھے کیا وہ پیاری حدیث ہے اور کیا خوبصورت جملہ میرے آقا علیہ ﷺ نے بولا ہے حد ہو گئی فرمایا

’’ماں اور باپ جب اپنی اولاد کا چہرہ پیار سے دیکھتے ہیں تو اللہ انہیں دو حجوں کا ثواب عطا فرماتا ہے‘‘

یہ تسبیح پڑھو ماں اور باپ پیار سے دیکھیں تو کتنے حج بولو جی دو حجوں کا ثواب اللہ عطا فرما دیتا ہے کہ جس نے اپنی اولاد کو پیار سے دیکھا کتنی محبت، کتنا پیار حضور چاہتے ہیں ماں اور باپ، بیٹی اور بیٹے کے درمیان ہو کتنی محبت ہو دونوں میں (اللہ اکبر)

اچھا اولاد کو کہا تھا تم پیار سے دیکھو تو ایک حج ہے یاد ہے جی اولاد کو ایک حج کہا ماں اور باپ کو کہا دو حج (سبحان اللہ)

ایک اور حدیث وہ بھی باقاعدہ married couple اپنے نا کمرے میں لگائے بچوں کی تصویریں لگا دیتے ہیں اور بعد میں وہ تصویروں کو دیکھ دیکھ کر سمجھتے ہیں نہیں ایسے نہیں ہوتا میں چاہتا ہوں یہ لگائیں یہ لگائی جائے حدیث جو میں ابھی پڑھنے لگا ہوں کیا خوبصورت حدیث ہے آقاعلیہ ﷺ نے فرمایا ’’اپنی اولادوں کی عزت کرو‘‘۔ جو تمہاری اولاد ہے اسکی عزت کرو (سبحان اللہ) ہم نے تو یہ سنا تھا ماں باپ کی عزت کرو، بڑوں کی عزت کرو نبی علیہ ﷺ فرما رہے ہیں تم نے اپنی اولاد کی عزت کرنی ہے یہ صاحبِ عزت ہے جو تمہیں دیا گیا ہے یہ بچہ عزت والا ہے اسکو عزت تم نے دینی ہے (اللہ اکبر) تو لہذا اپنی اولاد کے ساتھ یہ خوبصورت رشتے جو حضورعلیہ ﷺ نے ہمیں دیئے اور یہ خوبصورت باتیں ہمیں بتائیں لیکن افسوس صد افسوس آج ماں باپ اس سے بالکل عاری ہیں اور ماں باپ کی تربیت کا معاملہ بالکل صفر ہو چکا ہے سکولوں پہ چھوڑ دیا ہے مدرسوں پہ چھوڑ دیا گیا ہے اور ماں باپ خود جی ہم اسکو کھلائیں یا تربیت کریں ہم اسکو پلائیں یا تربیت کریں نہیں جناب یہ اب آپکے گلے پڑ گیا ہے کام اس سے چھٹکارہ ممکن نہیں ہے کسی صورت ممکن نہیں ہے یہ تمہیں کرنا ہی کرنا ہے آج دنیا میں جتنا خیر ہے وہ سب اچھے ماں باپ کی وجہ سے، اور دنیا میں جتنی برائی ہے وہ برے ماں باپ کی وجہ سے جو تربیت نہیں کرتے اپنے بچوں کو صحیح طرح سے گائیڈ نہیں کرتے اور ایسے بے تربیت والدین کی وجہ سے آگ لگی ہے معاشرے کے اندر (اللہ اکبر)۔

دیکھو کیا اولاد کو پالنا ہی کمال ہے مجھے بتائیں کیا پالنا ہی کمال ہے ایک گدھے کا بچہ نہیں پلتا۔ ایک کوے کا بچہ نہیں پلتا، ایک ہاتھی کا بچہ، ایک چڑیا کا بچہ کیا وہ نہیں پلتا یہ سارے پلتے ہیں انسان کے پالنے میں اور جانور کے پالنے میں فرق یہ ہے کہ انسان جب پلتا ہے تو بڑے ہو کر ولی بنتا ہے اسے اولیاء کی صف میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے جانور پل کر اسی طرح رہتا ہے تو بتاؤ فرق کیا ہوا تم نے بڑا کر دیا اسے کھلا کھلا کے پلا پلا کے اسکی کوئی تربیت اسکی زندگی کے معاملات کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے تو آؤ جو اولاد کے حقوق ہیں انہیں جانا جائے اور جو ماں باپ نے ہر صورت اپنی اولاد کو دینے ہیں جو ماں باپ ہیں وہ سنیں اور جو نہیں ہیں وہ یاد رکھیں کہ کل کو جب اللہ انہیں اس مقام پہ پہنچائے گا تو اسکو اسی طرح انہوں نے کرنا ہے

آقاعلیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

’’کہ تم میں سے جب کوئی صاحبِ اولاد ہو جائے وہ تین کام کرے اور آگے فرمایا مرے نہ اُس سے پہلے جب تک وہ کر نہ لے‘‘

تین کام اپنی اولاد کے ساتھ کر کے جائے، مرنے سے پہلے ضرور کرے، کسی صورت بھی چھوٹ نہیں ہے اور اگر نہ کیا تو کل قیامت کے دن حضورعلیہ ﷺ کے سامنے کس طرح جاؤ گے تو تین کام کئے بنا نہ مرے فرمایا گیا حضور وہ تین کام کونسے ہیں پہلا کام فرمایا ’’اپنی اولاد کو قرآن سیکھاؤ۔

بس قرآن سیکھاؤ کیاسیکھاؤ قرآن سیکھاؤ یہ میری دی ہوئی ڈیوٹی ہے جوتم نے ادا کرنی ہے اپنی اولا دکوقرآن سیکھاؤ تمہاری اولا دبہترین قرآن پڑھے اچھا قاری انہیں دو اچھا مفاسرِ قرآن دواُسے بیٹھاؤ وہاں جاکے جہاں قرآن صحیح پڑھایا جاتا ہے، سیکھایا جاتا ہے، سمجھایا جاتا ہے آ سے قرآن کے لئے پوری طرح سے تیار کرواور یہ ذمہ داری علماء کی نہیں ہے مولویوں کی نہیں ہے یہ خود باپ کی ذمہ داری ہے ماں کی ذمہ داری ہے کہ خود اپنی اولا دکوقرآن سیکھائے اسکا انتظام کر کے دے خود کر کے دے کہ یہ میرے بیٹے جاؤ پڑھو جاکے ۔یہ پہلی ذمہ داری کتنی بڑی ہے بولو کتنی بڑی ذمہ داری یہ اسکا حق ہے کہ اسکی ماں باپ اسکا حق دے کہ بیٹا یہ تیراحق تھا ہم نے تمہیں قرآن سیکھایا یہ تیرا حق تھا۔سکول پڑھا دیا اچھے، کالج پڑھا دیا اچھے وہ ٹھیک ہے قرآن نہیں پڑھایا، قرآن کا علم ہی نہیں دیا اور قرآن کے لئے وہ جو ہے اتنی محنت کرے کہ بچے کونظر آئے کہ میرا باپ چاہتا ہے کہ میں قرآن پڑھوں اسکے لئے چل چل کر جائے کہ بیٹا قرآن پڑھوسیکھو سمجھو۔ماشاءاللہ ہم نے اپنے بچوں کے لئے دو دو قاری لگائے ہوئے ہیں میرا یہ درس الگ سنتے ہیں دو دو قاری آکر انہیں پڑھا رہے ہیں ایک بہترین آواز کے ساتھ انہیں سیکھا رہا ہے ایک جو ہیں ویسے پڑھا رہے ہیں سورۃ ملک آج کل یاد کر رہے ہیں پورا ٹائم دیں کہ قرآن کے حوالے سے کوئی سستی نہ ہو کسی قسم کی غفلت نہ ہو حضورﷺ نے پہلی ڈیوٹی یہ لگائی مرنے سے پہلے اپنے بچے کو خود قرآن پڑھا کر جانا کیونکہ اسی بچے نے وہ قرآن تمہاری قبر پر آکر پڑھنا ہے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم محروم رہ جاؤ گے بہت بڑا ظلم کرو گے اگر ایسا نہ کیا یہ پہلی ڈیوٹی

اور دوسری ڈیوٹی فرمایا

’’ میرے اہلِ بیت کی محبت اپنے بچوں کو دو‘‘

میرے گھر والوں کا پیار انہیں دو، میرے گھر والوں کا عشق، محبت تم نے دینی ہے اُنہیں بتاؤ کہ علیؓ کون ہیں انہیں بتاؤ کہ فاطمہؑ کون ہیں انہیں بتاؤ کہ حسنؓ اور حسینؓ کون ہیں یہ کون ہیں پوری طرح سے انکی سیرت بتاؤ کہانیاں سناؤ انکی عائشہؓ کون ہیں خدیجہؓ کون ہیں حضورﷺ کے گھر والے اہلِ بیت ۔سنو حضورﷺ کی حدیث

’’میرے اہلِ بیت نوحؑ کی کشتی کی طرح ہیں‘‘ جو کشتی میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا

ایسے ہی جو میرے اہلِ بیت کے ساتھ لگ گیا وہ بھی بچ گیا اسے کوئی کمی نہیں میرے اہلِ بیت کشتی نوح کی طرح ہیں بلکہ ایک اور میں آپ کو ترتیب سناتا ہوں اللہ کرے سمجھ آجائے آپ نے جو ہے صحابہ کے لئے کتنی خوبصورت بات کہی صحابہ کے لئے کتنا خوبصورت جملہ بولا صحابہ کے لئے کہا کہ ’’میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں‘‘ مل کر کہو سبحان اللہ، میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں اور میرے اہلِ بیت کشتی نوح کی طرح ہیں۔سمندر میں جب آپ جائیں نا تو آپ کو دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے آپکو کشتی کی ضرورت ہوتی ہے اور آپکو ستاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز بھی نہیں ہو گی تو آپ سمندر میں سفر نہیں کر پائیں گے آپکے پاس کشتی نہیں ہے ڈوب جائیں گے آپ کتنی دیر تیرا کی کر لیں گے آپ ختم ہو جائیں گے اور اگر کشتی ہے لیکن ستارے نظر نہیں آ رہے بادل ہیں تو غلط رستے پہ چل پڑو گے ستارے تمہیں راستہ دکھاتے ہیں تو حضورﷺ نے کتنی خوبصورت بات کہی کہ ’’میرے اہلِ بیت کشتی نوح کی طرح ہیں اور میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔میرے اہلِ بیت کی کشتی میں آجاؤ اور صحابہ کو دیکھتے رہو منزل پہ پہنچ جاؤ گے منزل تمہاری ہے

کتنی سادی بات میرے نبیﷺ نے کی لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آتی اشارے دیئے بولو اشارے دیئے تو اہل بیت

قدر والے جانتے ہیں شان و قدرِ اہل بیت

اللہ اکبر تو بتایا جائے بچون کو یہ بھی علماء کی ڈیوٹی نہیں، دیکھیں جی مولوی آج کل کیا کر رہے ہیں علماء کیا کر رہے ہیں دیکھیں جی سارا معاشرہ انہوں نے خراب کر دیا تو آپ نے کیا کیا جناب آپ نے کبھی کوئی حق ادا کیا باپ ہونے کا سوائے اسے مٹن چکن کھلانے کے اسکی سکولوں کی فیس دینے کے یا اسکو کپڑے پہنانے کے کیا آپ نے کام کیا ہے اسکی روح کے لئے کیا کیا ہے صرف اسے گلاس پینا سیکھا دینا اور لقمے روٹی کے بیٹھ کے کھانا سیکھا دینا کافی نہیں تھا سلام کیسے کرنی ہے مہمانوں سے کیسے ملنا ہے بس یہ سیکھایا ہے تم نے او بھائی اللہ کا دین بہت وسیع ہے اور فرمایا میرے گھر والوں کی محبت دو میرے گھر والوں کا پیار دو۔

اور پھر تیسری ڈیوٹی فرمایا میری محبت اپنے بچوں کو دو انہیں بتاؤ کہ میں کون ہوں

صرف میرا نام ہی نہ بتاؤ میری شان بھی بتاؤ صرف میرا نبی ہونا ہی نا بتاؤ یہ بھی بتاؤ میں کن کا نبی ہوں صرف یہ نہ بتاؤ کہ آخری نبی ہوں یہ بھی بتاؤ کہ اُن سے پہلے کتنے نبی آئے ہیں اور وہ کس طرح حضورﷺ کی غلامی کرتے رہے کتنا بڑا درجہ ہے میرا اللہ کے ہاں میں محبوب ہوں اسکا یہ سارا کچھ تم نے بتانا ہے

یہ تین حضورﷺ ڈیوٹیاں لگا کر گئے ہیں یہ تین ڈیوٹیاں حضورﷺ نے دی ہیں

پہلی ڈیوٹی قرآن سیکھاؤ

دوسری ڈیوٹی اہلِ بیت کی محبت سیکھاؤ

تیسری ڈیوٹی میری محبت سیکھاؤ

میرے نبیﷺ نے یہ تین ڈیوٹیاں لگائی ہیں مجھے آپ یہ بتائیں کہ کتنے ماں باپ ہیں جو یہ تین ڈیوٹیاں پوری کر رہے ہیں اور ماحول بڑا خراب ہو گیا ہے، جی پولیس ٹھیک نہیں ہے، یہ عمران خان بھی غلط ہے، نواز شریف بھی ٹھیک نہیں تھا سارے غلط ہیں اوتم خود کیا ہو اپنا منہ بھی آئینے میں دیکھو تم نے آج تک اپنی اولاد کو کیا دیا ہے وہ کس طرح بڑے ہوں گے بزرگوں نے تو اسکو اتنا sensitive معاملہ کہا کہ **''جو تم اپنی اولاد کو ۴۰ سال بعد لینا چاہتے ہو وہ اُسے آج دو'' جو چالیس سال بعد اُسے لو گے آج اُسے دو**۔ آج اسے کچھ نہیں دے رہے تو چالیس سال بعد کیا لو گے کچھ بھی نہیں تو یہ ہمارے معاشرے کا وہ مرض ہے جس پر سوائے دکھ کے افسوس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا یہ اولاد کے تین حقوق جو نبیﷺ نے بیان کئے وہ ہر صورت دینے ہیں انشاءاللہ کہو اللہ پاک عمل کی توفیق دے (آمین) جس جس کو اللہ صاحبِ اولاد کرے گا وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ جان چھوٹنے والی نہیں ہے اور جتنا وہ اس سے پہلو تہی کرے گا بچنا نہیں ہے پھر بھی اس نے پہلو تہی ہو ہی نہیں سکتی آپ اس سے جان نہیں چھڑا سکتے۔ میں نے بچوں کے لئے کھانا پینا پہنچا دیا ہے بچے جو ہیں گھر میں ہیں گاڑی رکھ دی ہے بچے موج کر رہے ہیں اور میں خود جو ہوں جاپان بیٹھا ہوا ہوں میں خود کوریا ہوں دبئی ہوں، سعودیہ ہوں اور خرچہ جا رہا ہے تو کیا خرچہ کے لئے بچے پیدا کئے تھے کیا اسلئے اولاد تم نے حاصل کی ہے جی یہ ہو گیا تو باپ کا تو اپنا ایک بہت بڑا مقام ہے تو مسئلہ یہ ہے دیکھو نا ایک آیت کریمہ اور اتنے زاویے اسلئے لوگ نہیں پڑھتے ترجمے کے ساتھ کہ مر جائیں گے اگر ترجمے سے پڑھ دیا کون کرے گا لیکن وہی بات جان چھوٹنی نہیں ہے یہ اولاد قیامت کے دن گریبان پکڑے گی اور یہ پھندا بن جائے گی تیرے گلے کا اگر یہ دوزخ کی طرف جا رہی ہوئی تو حضورﷺ فرما رہے ہیں کہ باپ کو بھی ساتھ گھسیٹ لیں گے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم دوزخ میں چلیں جائیں وجہ تو یہ تھا مجھے کیوں بھیجا جا رہا ہے میرے ماں باپ تھے تو اللہ اسے محفوظ کرے آمین کہو، بہت بڑا مسئلہ ہے ہمارے دور کا اور ہمارے دور میں اس طرح کے معاملات ہیں۔

اپنی اولاد کو محنت کا عادی بناؤ

اگلا حق اولاد کا کہ اپنی اولاد کو محنت کا عادی بناؤ اسکی ہڈوں میں کام کی ڈالے اسکی ہڈیوں کے اندر کام ڈال دو محنت کرنا ڈالو یہ اسکا حق ہے اُسکو lazy نہ بناؤ اسکو غفلت میں اور سستی میں نہ رہنے دو یہ حق ہے اسکا اور اگر تم نے اسکو ایسا نا بنایا تو وہ بیچارہ غافل رہ جائے گا بیچارہ اسکو عیش پرست نہ ہونے دو ٹی وی، موبائل ہر وقت اسکو تم نے عیش میں رکھا ہوا ہے تو وہ ذرا سا غم برداشت نہیں کر پائے گا دیکھو زندگی میں تو ٹینشنیں تو آہی جاتی ہیں بہت ساری ٹینشنیں تو آپ نے اسکو رکھا ہی پھولوں جیسا ہے خارش ہوتی ہے تو کہتا ہے میں نے لاہور سے دوائی لینی ہے تو ایسے بندے نے کیا زندگی گزارنی ہے کل کو شادی ہونی ہے، معاملات ہونے ہیں بچے ہونے ہیں تم نے اُسے ایسے پھولوں میں رکھا ہوا ہے تو وہ تو کسی صورت برداشت نہیں کرے گا ذرا سی بات ہو گی طلاق دیدے گا بیوی کو کیوں کیونکہ جناب نازوں میں پلے ہیں جناب کو عیش کی عادت ہے ماں باپ نے اتنے ٹھنڈے ماحول میں رکھا تھا کہ گرمی برداشت ہی نہیں ہوتی برگر بچہ بنایا ہوا ہے تو ایسا بچہ جو ہے تم نے اسکے لئے بہت بڑی ذلالت کا دروازہ کھول دیا اسکو تم نے خود محنت کا عادی بنانا ہے بیٹا یہ کام کریں آپ خود کمائیں جا کر job کر کے آئیں۔

میں یونیورسٹی میں بات کر رہا تھا اور پوچھ رہا تھا بچوں سے کہ آپکے والد صاحب کیا کرتے ہیں آپ کے کیا کرتے ہیں ایک بچہ کہنے لگا ماشاءاللہ دو فیکٹریاں ہیں سروا پڑا ٹاؤن میں بھی گھر ہے ڈی سی کالونی میں بھی گھر ہے فلاں فلاں تو میں نے کہا ماشاءاللہ بیٹے بہت اچھی بات ہے اللہ اور دے آپکو تو آپ نے زندگی میں آگے آپ کا مقصد یہ میں پوچھتا

ہوں سب سے کیا تم نے زندگی میں کرنا ہے کیا تمہارا aim ہے کیا destination ہے تمہاری اور guiding star کیا ہے تمہارا۔ سر کیا ضرورت ہے ہر شے ہے والد صاحب کی دو دو فیکٹریاں ہیں بیٹھ جائیں گے وہاں جا کر کیا کرنا ہے میں نے مجھے سر کرنے کی ضرورت کیا ہے تو میں نے نا اسکے پھر خوب کان کھولے بیٹے یہ جا تم نے بات کی ہے تم نے بڑا ذلیل ہونا ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تیرے باپ کا مال ہے وہ تیرا نہیں ہے وہ اُس نے کمایا ہوا ہے اُس نے محنت کی ہے کوشش کی ہے وہ تیرے باپ کا ہے تیری اپنی پہچان کچھ نہیں ہے تو ایک روپیہ نہیں کما سکتا اور دنیا تجھے دیکھے گی تیرے باپ کے مال کو نہیں دیکھے گی لہذا یہ ذہن میں رکھ کر کہ تم نے خود نہ کمایا تو وہ ختم ہو جائے گا تو باپ کے مال پر عیش کرنے والے آج کتنے ہیں جن بچوں نے اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسے ماؤں نے بھی باپوں نے بھی ایسے پالا اُنہیں کہ ہمارے بچوں کو تتی ہوا بھی نہ لگے بھئی کیوں نہ لگے جب یہ تھوڑی سی تکلیف میں آئیں گے تو پھر یہ بہت بڑا اپنا loss کر بیٹھیں گے کیونکہ آپ نے انہیں training ہی نہیں دی حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ

بہترین باپ وہ ہے جو اپنے گھر میں اپنے بچوں کی تربیت کے لئے کوڑا رکھتا ہے

چمڑے کا کوڑا اور خوب تربیت کرتا ہے اسکی یہ اولاد کا حق ہے کہ اسکو کمانے کا طریقہ سکھایا جائے اسکو گھر بیٹھا کر کھلاتے رہیں گے تو وہ کل کو کچھ نہیں کر پائے گا کبھی بھی کچھ نہیں کر پائے گا اسکے اندر فیصلہ کرنے کی طاقت ہی نہیں ہوگی فیصلہ کرنے کی قوت اس میں ہوگی ہی نہیں وہ فیصلہ کر ہی نہیں سکتا جب فیصلہ نہیں کر پائے گا تو پھر دنیا میں چل نہیں پائے گا۔ مجھے یاد ہے میرے والد صاحب اللہ ساری رحمتیں میرے والد صاحب کی قبر پر نازل کرے میٹرک میں تھے ہم آپ نے ہمیں بیٹا کریں آپ خود سے کریں ایف۔ایس۔سی کی فیسیں خود دا کی بی۔ایس۔سی کی فیسیں خود دا کی ایم۔ایس۔سی کی فیسیں خود دا کیں حالانکہ وہ کماتے تھے لیکن کہتے تھے کرنا آپ نے ہی ہے میری دعائیں ساتھ ہیں تمہارے۔ ہاں کہیں گرنے لگو گے تو اُٹھا لوں گا تمہیں لیکن یہ ہونا نہیں ہے یہ کرنا ہے تو کرلو نہیں پڑھنا تو تمہاری مرضی کہیں کام کر لو اس طرح انہوں نے مجھے چِٹا جواب دیا یہ نہیں کہ کوئی سختی سے دیا بیٹا تمہاری مرضی پڑھنا ہے تو پڑھ لو ٹھیک ہے نظر آ گئے تارے دن میں کہ یہ تو خود ہی کرنا ہے اب تو آج اُسی پہ اللہ کا کڑوڑ بار شکر ادا کرتے ہیں کہ والد نے ایسی وہ تربیت کر دی کہ بیٹا محنت خود کرنی ہے کوشش کرو ہم دعائیں کر رہے ہیں آپکے لئے۔

مثال

حضرت صاحب قبلہ نے ہمیں پہلے دن سے یہ بات سیکھائی کہ بھئی کونسی دعائیں پیر صاحب کوئی دعائیں نہیں کر رہے تمہارے لئے اپنا کام کرو کوشش کرو، دکان چلاؤ جاب کرو، محنت کرو حضور آپ کی دعائیں انہوں نے کہا کوئی دعا شعا نہیں نس جاؤ سارے دعا لینے آ گئے ہیں کونسی دعا، نبی بدر میں جاتا ہے وہاں جا کر ۳۱۳ لوگوں کو اکھٹا کرتا ہے پیدل چلتا ہے مدینہ سے اور وہاں جا کر دعا کرتا ہے پہلے محنت کرتا ہے پھر دعا کرتا ہے اور تم جو سارے موجیں مار رہے ہو اور آ کر دعائیں کرانا شروع کروا دیتے ہو اور پھر سوچتے ہو حضرت صاحب کی دعا بھی نہیں لگتی کیسے لگے بھئی یہ نہیں لگتی کیسے لگے یہ فضول باتیں ہیں دعا اصل میں محنت کا نام ہے آپ محنت کریں دعا اصل میں وہی ہے اسی کو دعا کہتے ہیں حضرت صاحب نے یہ ہمیں پہلے ہی بتا دیا نس جاؤ سارے فیل ہو جاؤ مجھے کسی کی پرواہ نہیں محنت کرو کوشش کرو جان مارو پسینے بہاؤ یہ ایک باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ایک ایسا environment دے جس میں وہ خود کمانے کی کوشش کرے (اللہ اکبر)۔

کسی صورت بھی بچوں کے سامنے کوئی گناہ نہ کرے

پھر بہت بڑا معاملہ جو میں عرض کرنے لگا ہوں کہ کسی صورت بھی کسی صورت بھی بچوں کے سامنے کوئی گناہ کا کام نہ کرے۔ بچوں کے سامنے کوئی گناہ نہ ہو۔ جھوٹ بولنا، فلم دیکھنا، کوئی لُچر پن دیکھنا، گالیاں دینا، کوئی ایسا عمل ہے جو غلط ہے وہ بچے کے سامنے کر دیا تو یہ بہت بڑا ظلم ہے ختم کر دیا آپ نے اُسے اسکے سامنے آپ نے گالی دے دی اُسکے سامنے آپ نے یہ غلط کام کر دیا کوئی بھی غلط کام جو اُسکے سامنے ہوا ہے بزرگ فرماتے ہیں کہ بچہ جو ہے وہ ایک فوٹو سٹیٹ مشین کی طرح ہوتا ہے فوراً اسکے سینے مین وہ چھپ جائے گا اور زندگی میں تم دیکھو گے کہ اسکی زندگی میں ایک وقت آئے گا کہ وہی عمل وہ تمہارے سامنے دہرائے گا جو تم نے اسکے سامنے کیا تھا اور تم حیران رہ جاؤ گے کہ اسکو کس نے سیکھایا یہ بھئی اُس نے تمہیں کرتے دیکھا وہ، کبھی بھی ایسا نہ کرنا کسی صورت نہ کرنا اسلئے کہ میں اسکی وجہ بتاتا ہوں کہ بچے کے لئے باپ ہیرو ہوتا ہے اور بچی کے لئے باپ اس دنیا کی سب سے عظیم ہستی ہے بچے کے لئے باپ آئیڈیل ہوتا ہے ہیرو ہوتا ہے اور بچے نے اسے بڑی عظیم مسند کے اوپر بیٹھایا ہوتا ہے دل میں بہت بڑا تحت ہوتا ہے جس پر اسکا باپ بیٹھا ہوتا ہے اور جب باپ اسکے سامنے کوئی ایسا عمل کرتا ہے تو وہ تحت کے اوپر بیٹھا شخص جو اسکے دل میں ہے وہ دھبکا کے سے ٹوٹ جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے وہ اندر سے وہ کچھ کہہ نہیں

سکتا وہ بچہ ہوتا ہے بولے گا تو مار کھائے گا کمزور ہے آج اسکے اندر طاقت نہیں ہے وہ کچھ بول نہیں سکتا لیکن جب وہ باپ کو کوئی ایسا عمل کرتے دیکھتا ہے تو اندر سے وہ مر جاتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور اسلیئے پھر زندگی مین کوئی شے اسکے لئے آئیڈیل نہیں رہتی اسلیئے کہ وہ کس کو فالو کرے اب جسکو فالو کرنا تھا اس نے تو اسکے ساتھ یہ کر دیا کبھی بھی کچھ نہیں کر پائے گا آج دیکھو جتنے بھی دنیا میں آپ دہشت گردوں کا ڈیٹا نکالیں نکالیں آن لائن یہ بات کر رہا ہوں سارے ڈیٹا کو سامنے رکھیں اور analysis کریں یہ سارے اپنے باپوں کو غلط کام کرتے دیکھتے تھے اور آج انکی وجہ سے دنیا ذلیل وخوار ہو رہی ہے تو کس کو آئیڈیل بنائیں وہ مر جاتا ہے ختم ہو جاتا ہے اندر سے اسکی اپنی اندر سے موت واقع ہو جاتی ہے وہ کچھ نہیں کر سکتا تو لہذا کسی صورت بھی یہ عمل نہ ہو کہ کوئی بھی ایسا عمل جو آپ سمجھتے ہیں باپ اور جو نیکی کرے وہ بچوں کے سامنے کرے مل کر کہو سبحان اللہ نیکی بچوں کے سامنے کرے کیونکہ جب سامنے کرے گا تو جو بچے اسکو دیکھ کر سیکھ سکتے ہیں وہ کسی عالم کو دیکھ کر نہیں سیکھ سکتے۔ تہجد انکے سامنے پڑھے، درسِ قرآن اُنکے سامنے لیں، آنسو انکے سامنے بہائے، قرآن انکے سامنے پڑھے، محنت انکے سامنے کرے تو بچے کسی صورت بھی کہیں نہیں جا سکتے، نیکی انکو دکھا کر کرے اور گناہ کبھی بھی سامنے نہ کرے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس قدر یہ نازک معاملہ ہے۔ (اللہ اکبر)

میرے ایک بچہ تھا میں کلاس میں اکثر جب بات کرتا نماز کی، نماز کے حوالے سے تو ایک دن وہ مجھے علیحدہ ملا اُس نے کہا سر آپ بات کرتے ہیں نماز کی کلاس میں نماز کے حوالے سے میں بھی نماز پڑھنا چاہتا ہوں لیکن سر میں پڑھ نہیں پاتا مجھ سے پڑھی نہیں جاتی میں نے پوچھا کیا وجہ ہوتی ہے مصروف ہوتے ہو پڑھتے ہو یا تمہیں کام ایسے ہوتے ہیں تمہاری کیا وجہ کیا کیوں نہیں پڑھتے اُسنے کہا نہیں سر میں مصروف نہیں تو میں نے کہا کیا تم بیمار ہو یا تمہارا دل نہیں کرتا کہتا نہیں سر دل بھی کرتا ہے لیکن سر جب میں گھر جاتا ہوں تو میرے ماں باپ نماز نہیں پڑھتے اور جب میں اُنہیں بے نمازی دیکھتا ہوں تو مجھے نفرت ہو جاتی ہے کہ یہ دونوں نہین پڑھتے تو مین کیوں پڑھوں اُس نفرت کی وجہ سے میں نماز نہیں سر میرا بہت دل کرتا ہے لیکن میرے ماں اور باپ دونوں ہی نہیں پڑھتے تو اسطرح کی کتنی stories ہیں اور اس طرح کے کتنے لوگ ہیں جو اس طرح کی زندگی گزار رہے ہین اور چاہتے یہ ہیں کہ اُنکی اولادیں جو ہیں ولی بنیں اُنکی اولادیں بہت بڑی۔۔۔ تو اللہ قبول فرمالے ہمارا یہ درد کہ زمانے میں اسکی روشنی پیدا ہو اور آپ سب لوگ جب ماں باپ کے رتبے پہ پہنچیں تو ان سب چیزوں کو آپ نے impliment کرنا ہے انشاءاللہ کسی صورت بھی ایسا نہ ہو وہ باپ کا آئیڈیل ہونا وہ باپ کا آئیڈیل ہونا برقرار رہے اور بچے کے لئے ہمیشہ آپ ہی سب سے بڑے ہیرو ہوں اور آپ سب سے بڑے ہیرو ہوں اور آپ جب اُسے ایک نصیحت کر دیں گے تو وہ نصیحت کئی ہزار علماء کریں تو اُسکا effect نہیں ہو سکتا جو آپکی نصیحت سے ہو سکتا ہے کسی صورت نہیں ہو سکتا (اللہ اکبر) تو ایسے لوگ جو اس طرح کے معاملات میں ہیں اللہ اُنہیں ہدایت عطا فرمائے آمین کہو (آمین)

اپنی وراثت کا حساب مرنے سے پہلے کر کے جائے

اسکے بعد فرمایا احق یہ ہے اولاد کا کہ اپنی وراثت کا حساب مرنے سے پہلے کر کے جائے یہ اولاد کا حق ہے کہ اُنکو بیٹھا کر جو بھی اُنکی وراثت ہے ، جو بھی آپکے پاس جائیداد ہے اُسکو لکھ کر باقاعدہ ہر بچے کے ہاتھ میں رکھے ہر بچے کے ہاتھ میں رکھے کہ بھئی تیرا یہ تیرا یہ میری یہ جائیداد ہے، یہ میرا پلاٹ ہے، یہ میرا گھر ہے یہ میرے پاس سونا ہے یہ میرے پاس پیسے ہیں تو یہ میں نے اپنی زندگی میں ہی تقسیم کر دیا ہے جو شرعی طریقہ تھا میں نے اُسکے مطابق کیا ہے اور میں نے تمہارے ہاتھ پر رکھ دیا اب تمہاری مرضی ہے کہ تم اسکو کل کو کیا کرتے ہو میں نے اسکو اللہ رسول کے آگے سرخرو ہو گیا۔ percent ۹۹ لوگ ایسا نہیں کرتے اور وہ اپنی زندگی میں اسکا حساب نہیں کر کے جاتے ہاں تقسیم بعد میں ہونا ہے ورثہ بنتا ہی وصال کے بعد ہے وصال سے پہلے تقسیم نہیں ہوتی تقسیم وصال کے بعد ہوتی ہے اگر کوئی زندگی میں کر جائے تقسیم تو بڑی اچھی بات ہے لیکن عام طور پر یہ بعد میں ہوتا ہے لیکن پہلے باپ وہ دے کر جائے کہ بھئی یہ یہ چیز ہے حق ہے اولاد کا اور اس سے بھی پہلو تہی کی جاتی ہے جان بوجھ کر لوگ ایسا نہیں کرتے اور بعد میں اولادیں لڑ رہی ہیں کہ یہ میرا پلاٹ ہے یہ میرا کمرہ ہے یہ میرا زیور ہے یہ بینک میں اتنے پیسے میرے ہیں وہ آپس میں لڑ لڑ کر ایک دوسرے سے بولنا چھوڑ دیا ہے لڑائیاں چل رہی ہیں کیوں، بھائی زیادہ لے گیا ہے بڑا بھائی حق مار گیا ہے چھوٹے بھائی کا حصہ وہ لے گیا ہے بڑے بھائی کا حصہ وہ لے گئی ہے تو اس طرح آپس میں لڑ رہے ہیں سارے تو ایسا نہ ہو انشاءاللہ کہو میں تو ابھی سے ہی ہم بیٹھے ہوئے تھے تو گفتگو کر رہے تھے تو بات آ گئی تو ہم سارا وہ حساب کر رہے تھے کہ کل کو احمد کو کیا دینا ہے، ربیعہ کو کیا دینا ہے وہ سارا بیٹھ کر کہ یہ یہ چیزیں ہم پہلے ہی کر جائیں گے تو یہ نہیں کرتے لوگ تو اُس وجہ سے دیکھو عدالتیں بڑھی پڑی ہیں گریبان کھینچ رہے ہیں ایک دوسرے کے تو باپ کو چاہئے تھا نا کہ بیٹھ کر مرنے کے بعد تو ہو ہی جانی تھی تو مرنے سے

پہلے ہی کر کے جا تو کیا بچ جائے جانی مرنے کے بعد بچنی تو پھر نہیں ہے جب نہیں بچنی ہے تو ایک کمرہ ہی کیوں نہیں ہے کیوں نہیں حساب کیا اتنا سانپ بن کر بیٹھے رہے تم اُس پہ اتنی دولت سے محبت بھئی مرنے کے بعد وہ کام کہاں آنی ہے تمہاری اسکو دے جا پہلے ہی نہیں موت کا کوئی پتہ ہے کل آ جائے پرسوں آ جائے اُسکو لکھ کے سامنے رکھ دے پتہ نہیں کل فوت ہو جاؤں پرسوں ہو جاؤں پتہ نہیں زندگی کا آپ لوگوں کا بھی نہیں پتہ کسی کا بھی نہیں پتہ تو لہذا بچو یہ لو میں نے سارا حساب کر دیا ہے تو جب میں چلا جاؤں گا تو یہ سارا حساب کر لینا پیچھے sign کر دے اور سٹام پیپر لکھ دے اور اللہ کے ہاں جنت میں پہنچے

آقا علیہ وسلم ﷺ نے ارشاد فرمایا

جس نے جائیداد کو نہ بانٹا اور بعد میں وہ فتنے کا سبب بنی تو اللہ وہ ساری زمین کا ٹکڑا طوق بنا کر ڈالے گا

وہ مربے، وہ ایکڑوں کی زمینیں، وہ پلاٹ وہ سارے تیرے گلے میں ڈال دیئے جائیں گے اب اُٹھا انکو کیوں نہیں تقسیم کرتے ہو تو اللہ توفیق دے آمین کہو فرمایا یہ اولاد کا حق ہے کہ اسکی وراثت کا حساب کر جاؤ بعد میں پریشان نہ ہوں بعد میں تکلیف میں نہ ہون۔ بڑے لوگ دیکھیں زندگی میں جو یہ غلطی کر گئے سمجھدار لوگ تھے لیکن بس مال کی محبت اتنی ہوتی ہے death bed پہ لیٹے ہوئے ہیں لیکن یہ خیال نہیں کہ بچوں کو بلا کر جلدی سے ذرا حساب کر کے دے جاؤں میں، بچالو مینوں کسی طریقے مجھے وینٹی لیٹر پہ ڈال دو اور جائیداد انہیں کوئی ضرورت نہیں مینوں بچاؤ او بھئی تو نہیں بچنے والا اب تو جانے والا ہے لیکن پھر بھی نہیں کرتے ایسا تو اللہ معاف فرمائے یہ بھی بہت بڑا حق ہے اولاد کا جو سلف کیا جاتا ہے اور بچیوں کا تو بالکا خیال نہین ہوتا ائر بچیوں کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپکی شادی کر دی تھی اُسمیں اتنے پیسے لگیں اسلئے تیرا حصہ تو آدھا ہو گیا یہ حصہ نہیں ہے بھئی اس طرح کے حصے ادا نہیں ہوتے یہ تو عام طریقہ ہے بچیوں کو بلے کے ڈرا دھمکا کر کہہ دیں گے تو نہیں حصہ منگنا تو وہ ڈر جائے گی کہ یہ میرے بھائی ہیں انہی کے پاس میں نے آنا ہے اگر کوئی مسئلہ ہوا تو وہ کہتی ہے اچھا ٹھیک ہے تو وہ ڈر کے معاف کیا ہے اُسنے، اُسنے کوئی دل سے تھوڑی کیا ہے تو بچیوں کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے۔تو یہ حقوق ہیں جو ہر صورت ادا ہونے چاہیے

انٹرنیٹ کے بارے میں اچھی طرح سمجھائیں

اگلی بات چونکہ یہ دور ٹی وی کا انٹرنیٹ کا ہے تو اس سے کبھی بھی آنکھیں چورائے نہیں بلکہ بیٹھ کر انہیں سمجھائیں اور اُنہیں انٹرنیٹ کے بارے میں اچھی طرح سمجھائیں اور اُسکو بیٹھ کر سمجھائیں اُسکو کھول کھول کر موبائل سامنے رکھیں اور بتائیں بیٹا یہ یہ چیزیں غلط ہیں اور یہ نہیں کرنی یہ حق ہے اولاد کا کہ اُسکو بتا دیں بیٹا یہ چیزیں غلط ہیں یہ نہیں کرنی اور ہاں یہ ٹھیک ہیں یہ استعمال کرو، اور ہم تمہارہ موبائل تو بند نہیں کر سکتے ہم انٹرنیٹ بند نہیں کر سکتے تمہارا یہ یہ چیزیں ہیں بھئی اس پر دھیان رکھنا۔اسے تباہ کاری خود بتاؤ خود بتا دو گے تو اللہ کے ہاں خود بری و ذمہ ہو جاؤ گے اور اگر وہ بتانے کے بغیر تم نے نہیں بتایا تو اب اولاد جو ہے انٹرنیٹ کی تباہ کاری کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہو گی تو گریبان تمہارا ہو گا اور اولاد کے ہاتھ ہوں گے کہ والدین نے ہمیں بتایا کیوں نہیں تھا تو یہ ایک ایسی چیز ہے جسکو آپ avoid نہیں کر سکتے یہ unavoidable ہے انٹرنیٹ اور موبائل اُسکی تباہ کاری خود بتاؤ اسکو بیٹھا کے کہ یہ بیٹا چیزیں ہیں اس میں تو ان سے بچو آپ جوان ہیں آپ ان چیزوں کو سمجھیں کہ بیٹا یہ یہ چیزین ہیں تو اسکی عمر میں یہ چیزیں مناسب نہیں ہیں تو اگر ایسا کیا تو میں نراض ہو جاؤن گا اور میری ناراضگی تمہیں پتا ہے کہ اللہ رسول کی ناراضگی ہے تو اسکو پورا سمجھا دو اور اگر وہ تربیت یافتہ ہے بچہ بچپن سے آپکے ساتھ چل رہا ہے تو کسی صورت بھی گمراہ نہیں ہو گا انشاءاللہ۔

لہذا اللہ توفیق دے جو چیزیں پڑھیں دہرا لیتے ہیں ابھی میں نے کہ پہلے تو یہ علم ہو کہ میں ماں ہوں میں باپ ہوں تو اسکا اچھے سے علم ہونا چاہئے آپکو کہ اللہ نے بڑا اعلی مرتبہ دے دیا ہے اور میں ذمہ دار شخص ہوں ذمہ دار عورت ہوں اور آقا علیہ وسلم ﷺ نے فرمایا تین چیزیں کر کے جاؤ دنیا میں، وہ بتائیں ذرا قرآن سیکھاؤ، اہلِ بیت کی محبت سیکھاؤ، اور میری محبت سیکھاؤ یہ بہت خوبصورت باتیں ہیں اور اور بھی ہیں لیکن میں نے انہیں پہ اکتفا کیا ہے ایک تو یہ بھی ہے نا بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہو جائے تو مار کے نماز پڑھاؤ اور بہت سارے اور بھی لیکن میں نے اسی پر اکتفا کیا اور یہ کہ اسے محنت کا عادی بناؤ بچے کے حوالے سے تو میں نے کر دی اب بچی کے حوالے سے سن لو ذرا کہ اپنی بچی کے ہڈوں میں بھی کام ڈالو اسکو گھر کے کاموں میں expert کر دو چاہے کتنے ہی بڑے گھر کی ہو اسکو اچھی طرح صفائی کرنا آتا ہو اُسے مانجھ پھیرنا آتا ہو اُسے اچھی طرح برتن دھونے آتے ہوں اُسے بہترین کلکنگ آتی ہو اسکے ہڈوں میں کام ڈالو میں تمہیں سچی بات کہنے لگا ہوں کہ ۹۹ فیصد بچیوں کی طلاق کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اُنکی ہڈوں میں کام

نہیں ہوتا وہ کام کر ہی نہیں سکتی گھر کا لہذا جب کام نہیں کرسکتی تو جب جاتی ہیں اگلے گھر تو وہ آگے سے ساس جینا حرام کر دیتی ہے ہڈوں میں کام ہوتا ہی نہیں ماں باپ نے اُنکو اس طرح سے رکھا ہی نہیں ہوتا صفائی کرنے کی عادت، برتن دھونا، کپڑے دھونا یہ سب اسکو اچھی طرح آنا چاہئے چاہے وہ کروڑ پتی باپ کی بیٹی ہو اسے یہ سب چیزیں سکھاؤ اسکے اندر کام ڈالو انشاءاللہ جہاں جائے گی کامیاب رہے گی اسے سب کچھ آتا ہے وہ کسی کی محتاج نہیں ہے اسے ہر شے آتی ہے سلائی اُسے آتی ہے کڑھائی اُسے آتی ہے دھلائی اسے آتی ہے برتن شرتن ہر شے جانتی ہے کوئی مسئلہ نہیں اُسے ککنگ بہترین آتی ہے اُسے۔ یہاں حالات ہی نہیں ہیں بیڑا غرق ہوا ہے بچیوں کو پڑھا پڑھا کے انکی ایف.ایس سی، بی.ایس سی، ایم.ایس سی کروادی ہے اور جو actually گھر داری ہے اسکا علم ہی کوئی نہیں گھر داری کے معاملات کا پتہ نہیں روٹی سیدھی بنتی نہیں اُس سے، سالن آج تک نمک مرچ ٹھیک سے نہیں بنا سکی، کوئی شے نہیں آتی اور جب اگلے گھر جائے گی تو جوتے کھائے گی مطلب کوئی شے نہیں آتی میرے ساتھ کیا ہو گیا حضرت صاحب دعائیں نہیں آپکی لگیں بھئی میری دعائیں کیا لگیں تمہیں۔ لوگ کام مانگتے ہیں کیا کسی نے کہا تھا'' کام مٹھا ہوندا اے چم مٹھا نہیں ہوندا''۔ شکل جتنی مرضی سوہنی ہو آپ جب تک کام نہیں کرتے تو سوہنی شکل کا اچار ڈالنا ہے تو یہ سیرت جو ہے یہ کام کرنے کی عادتیں کام آتی ہیں تو بچیوں کو اس طرح کا انداز دیا جائے کہ نہیں بیٹے تم نے کام کرنا ہے، surving سکھائی جائے انہیں بہترین surving کرنے والی ہوں وہ۔ یہ میری بچی ہے ہم نے یوں کیا اور جونہی اگلے گھر جاتی ہے آگے آپکا گھر تھوڑی ہے اُنکے اپنے معاملات ہیں اُنکے اپنے رواج ہیں اپنی اُنکی رسمیں ہیں اپنے اُنکے اُٹھنے بیٹھنے کے طریقے ہیں یہ جناب پھولوں میں کہ میں ناپاپا کی پری ہوں۔ پاپا کی پری آپ اپنے گھر میں ہیں وہاں جا کر آپکو محنت کرنی ہے تو یہ خوبصورت جو طریقے ہمیں حضور ﷺ نے دیئے، بزرگوں نے دیئے یہ اولاد کے ساتھ کرنا یہ ماں باپ کے لئے ضروری ہے پھر میں نے عرض کیا کہ اپنے بچوں کے سامنے کسی صورت گناہ نہ کریں اپنے بچوں کے لئے باپ جو ہے ہیرو ہوتا ہے آئیڈیل ہوتا ہے لہذا وہ اُس پر فخر کرتا ہے تو وہ فخر ٹوٹ جائے گا اگر ایسا ہوا تو۔ اپنی وراثت کا حساب کرے اور وہ ضرور دے کر جائے اسکے لئے کاپی، پنسل رکھ لے کہ یہ میں نے بچوں کو دینا ہے اور یہ ہے میرے بچے یہ یہ لیں چاہے وہ ابھی چھوٹے ہیں موت کا کوئی پتہ ہے اسکا حساب۔ اور ٹی وی اور موبائل کے حوالے سے بچوں کو خود گائیڈ کرے اچھی چیزیں سکھائے تو اس سے ہم بچا تو سکتے نہیں تو کیوں نا ہم اسکو اچھے انداز سے استعمال کروالیں تو آج اگر کوئی ان اصولوں پر عمل کرلے تو آج جب جمعہ میں یہ باتیں کی تو میرے بزرگ ایک آئے ہوئے تھے تو کہنے لگے ایسا درس کاش میں چالیس سال پہلے سن لیتا میں تے ہُن بُڈھا ہو گیا اں مجھے کوئی بتا دیتا کہ یہ چیزیں ہوتی ہیں پتہ ہی کوئی نہیں اولادیں جوان بھی ہو کر بچوں والی بھی ہو گئی ہیں تو کچھ بھی نہیں سکھا سکے، نہ بتا سکے۔ تو آج ان چیزوں کو صحیح طرح سے implement کر دے تو کوئی وجہ ہی نہیں کہ پورا معاشرہ عزت سے بڑھ جائے۔ شکوے، شکایتیں چھوڑ دو کام کرو محنت کرو، کوشش کرو۔ اللہ مجھے اور آپ کو توفیق عطا فرمائے (آمین) اور اللہ مجھے اور آپکو اسکی سعادت عطا فرمائے اور یہ جو عظیم مشن ہے آپکا جس میں آپ شامل ہوتی ہیں، شامل ہو رہے ہیں آن لائن ہمارے ساتھ ہمارے بہت سارے سٹوڈنٹس پڑھتے ہیں اللہ انہیں اور ہم سب کو قرآن کی نورانیت عطا فرمائے اور قرآن کا نور اللہ ہمارے دلوں میں ڈالے اور خاص طور پر اس ساری مجلس کا ایصالِ ثواب حضور سیّدنا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددیؒ میرے پیرومرشد میرے دادا مرشد کو اللہ اسکا ثواب آپکی قبرِ انور پر نازل فرمائے جتنی اچھی باتیں ہوئی اُنکی طرف سے ہوئیں اللہ اُنکے نامہء اعمال میں اسے شامل کرے۔ (آمین)